محمد اسحاق بھٹی

نقد و نظر

اسلامی روایات کا تحفظ

مصنف: سید محمد جمیل واسطی ایم۔اے (کینٹب)

شائع کردہ: مجلس فلاح و تعلیم، ۱۰ ایڈورڈ روڈ۔ لاہور

صفحات: ۲۰۰ قیمت: چھ روپے،

کاغذ، کتابت، طباعت، جلد، سرورق عمدہ۔

زیر نظر کتاب "اسلامی روایات کا تحفظ" کے مصنف ایک لائق اور فاضل آدمی ہیں۔ ملک کے علمی اور ثقافتی و تہذیبی حلقوں میں ان کو بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ اسلامی تہذیب اور اسلامی روایات و معاملات پر ان کی گہری نظر ہے۔ جدید علوم و روایات کے علاوہ قدیم بھی ان کے مطالعہ کی گرفت میں ہیں جس کا اندازہ اس کتاب کے مطالعہ سے بخوبی ہو سکتا ہے۔ علاوہ ازیں یہ کئی اور کتابوں کے بھی مصنف ہیں اور اچھے شاعر بھی ہیں۔ ان کی یہ کتاب مجلس فلاح و بہبود نے شائع کی ہے۔ یہ مجلس خالص علمی اور ثقافتی نوعیت کی ہے جو ملک کی مشہور شخصیت ڈاکٹر ایس۔ ایم۔ کے واسطی کی سربراہی میں گزشتہ دس بارہ سال سے فلاحی اور ثقافتی خدمات انجام دے رہی ہے۔

یہ کتاب اب دوسری دفعہ زیورِ طبع سے آراستہ ہوئی ہے اور آٹھ مقالات اور تین ضمیموں پر مشتمل ہے۔ اشاعتِ دوم، اشاعت اوّل سے متعدد مقامات پر مختلف ہے اور کچھ ایسے مواد کو محتوی ہے، جو پہلی اشاعت میں نہیں آسکا تھا۔

کتاب درحقیقت ان مقالات کا مجموعہ ہے جو فاضل مصنف نے ۱۹۳۷ء اور ۱۹۳۹ء میں انگلستان اور متحدہ ہندوستان میں انگریزی یا اردو زبان میں منتخب حاضرین کی چند علمی اور ثقافتی و تہذیبی مجلسوں میں پڑھے اور نہایت پسند کیے گئے۔ اور کچھ مقالے حیدر آباد کی مجلس احباب میں پیش کیے گئے۔ بعد ازاں ان میں اضافہ ہوتا رہا، جو اب کتابی صورت میں قارئین کے سامنے ہے۔

اس کتاب میں پردہ، تعدد ازدواج، نسلی تعصب، صنم پرستی، تہذیب اسلامی، علم و عمل، مسلمانوں پر

مذہبی تہذیب کے اثرات، مغرب میں عورت کی حیثیت، ادب و فن اور عربی سائنس کے یورپ پر احسانات وغیرہ معاملات پر بحث کی گئی ہے اور ان مباحث میں اسلامی نقطۂ نظر کو ترجیح دی گئی ہے، اور اسلام اور دیگر تہذیبوں کا مقابلہ کر کے بتایا گیا ہے کہ قابلِ عمل اور لائق ترجیح و تتبع وہی تہذیب ہے جو اسلام پیش کرتا ہے اور انسانیت کی بھلائی کا واحد ذریعہ یہی ہے کہ اسلام کو زندگی کے ہر معاملے میں رہنما ٹھہرایا جائے ___ آخر میں "عربی سائنس اور یورپ" کے عنوان سے ایک ضمیمہ دیا گیا ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ ساتویں صدی سے گیارھویں صدی عیسوی تک مسلمانوں نے یورپ پر جو مسلسل فتوحات حاصل کیں، انھوں نے "یورپ کو یہ احساس دلا دیا تھا کہ مسلمانوں کی طاقت کا مقابلہ محض مذہبی لڑائیوں اور تعدادِ افواج سے نہیں ہو سکتا اور مسلمانوں کے عناصرِ قوت یعنی علمی و عملی سائنس کو حاصل کرنے سے ہی عیسائی یورپ مسلمانوں کا مقابلہ کر سکے گا۔ یورپ میں اس خیال کے تحت عربی زبان کا مطالعہ شروع ہو گیا تھا..... چنانچہ بارھویں صدی میں یورپ نے عربی سے لاطینی میں ترجمہ کر کے سائنس کے ان ذخائر سے مستفید ہونا شروع کیا جنھیں عرب دوسری تہذیبوں سے حاصل کر کے ترقی دے رہے تھے۔"

اس کے بعد جابر بن حیان، خوارزمی، کندی، ثابت بن قرہ، رازی، فارابی، حالی عباس، ابن الہیثم ابن سینا، البطروجی اور ابن رشد وغیرہ مشہور اہلِ علم کے ناموں کی فہرست دی گئی ہے اور بتایا گیا ہے کہ کس موضوع سے متعلق ان کی کتابوں کا کس مترجم نے ترجمہ کیا۔

بہرحال کتاب بڑی معلوماتی ہے اور محکمہ تعلیم پنجاب کی منظور شدہ ہے۔ ہم اپنے قابلِ احترام قارئین سے اس کے مطالعہ کی سفارش کرتے ہیں۔

امام دارقطنی

مصنف : ارشاد الحق

ناشر : ادارۂ علوم اثریہ، منٹگمری بازار لائل پور

صفحات : ۱۹۲ قیمت درج نہیں

ادارۂ علوم اثریہ (لائل پور) کے سلسلۂ مطبوعات کی یہ چوتھی کڑی ہے۔ یہ کتاب شہرۂ آفاق محدث امام ابوالحسن علی بن عمر دارقطنی کے حالات و سوانح اور ان کے علمی و تصنیفی کارناموں پر مشتمل ہے۔ امام دارقطنی باختلاف روایات ۳۰۵ یا ۳۰۶ ھ (۹۱۸ یا ۹۱۹ ء) میں بغداد کے محلہ دارقطن میں پیدا ہوئے اور اسی